بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۲ رجب ۱۳۸۸ھ ۵ اخاء ۱۳۴۷ ش ۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۲۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی عملی اور اعتقادی غلطیاں ہی عذاب کی جڑ ہیں

نجات وہی پائے گا جو بد اعتقادی اور بد عملی کی آگ سے دُور رہے گا

"انسان کی عملی اور اعتقادی غلطیاں ہی عذاب کی جڑ ہیں۔ وہی درحقیقت خدا تعالےٰ کے غضب سے آگ کی صورت میں متمثل ہونگی اور جس طرح پتھر پر سخت ضرب لگانے سے آگ نکلتی ہے۔ اسی طرح غضب الٰہی کی ضرب انہی بے اعتقادیوں سے آگ کے شعلے نکالے گی اور وہی آگ بد اعتقادوں اور بدکاروں کو کھا جائیگی۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ بجلی کی آگ کے ساتھ خود انسان کی اندرونی آگ شامل ہو جاتی ہے۔ تب دونوں ملکر اس کو بھسم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح غضب الٰہی کی آگ بد اعتقادی اور بد عملی کی آگ کے ساتھ ترکیب پا کر انسان کو جلا دیگی۔ اسی کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالےٰ قرآن میں فرماتا ہے نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ یعنی جہنم کیا چیز ہے؟ وہ خدا کے غضب کی آگ ہے جو دلوں پر بھڑکے گی۔ یعنی وہ دل جو بداعمالی اور بد اعتقادی کی آگ اپنے اندر رکھتے ہیں اور وہ غضب الٰہی کی آگ سے اپنے آگ کے شعلوں کو مشتعل کریں گے۔ تب یہ دونوں قسم کی آگ باہم مل کر ایسا ہی ان کو بھسم کرے گی جیسا کہ صاعقہ گرنے سے انسان بھسم ہو جاتا ہے۔ پس نجات وہی پائے گا جو بد اعتقادی اور بد عملی کی آگ سے دُور رہے گا۔ سو جو لوگ ایسے طور کی زندگی بسر کرتے ہیں کہ نہ تو سچی خدا شناسی کی وجہ سے ان کے اعتقاد درست ہیں اور نہ وہ بداعمالیوں سے باز رہتے ہیں بلکہ ... دلیری سے گناہ کرتے ہیں وہ کیونکر نجات پا سکتے ہیں۔ یہ بے چارے اب تک سمجھے نہیں کہ درحقیقت ہر ایک انسان کے اندر ہی دوزخ کا شعلہ اور اندر ہی نجات کا چشمہ ہے۔ دوزخ کا شعلہ فرو ہونے سے خود نجات کا چشمہ جوش مارتا ہے۔ اس عالم میں خدا تعالےٰ یہ سب باتیں محسوسات کے رنگ میں مشاہدہ کرا دیگا۔"

(ست بچن صفحہ ۱۴۳)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف سے تو آرام ہے۔ لیکن ضعف کا شدید دورہ قریباً روزانہ ہو جاتا ہے۔ بیماری کوئی خاص نہیں ہے۔ لیکن ضعف اور بڑھتی ہوئی کمزوری کی کیفیت اکثر رہتی ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے خاص فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں لیکچرار ہسٹری کی ایک اسامی خالی ہے۔ مرکز سلسلہ میں کام کرنے کے شوقین حضرات اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی معرفت درخواست پرنسپل ٹی۔ آئی کالج کے نام ۱۵ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ درخواست کنندہ کا کم از کم ایم۔ اے (ویورین او ما سلامک ہسٹری کے ساتھ) سیکنڈ کلاس ہونا ضروری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۔ مجھے اپنے والد محترم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر متعدد احباب کی طرف سے تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش تو کر رہا ہوں۔ لیکن سب احباب کی خدمت میں جواب ارسال کرنا اس عاجز کے لئے ممکن نہیں ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(منیر احمد خان ایم۔ اے ابن چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم گورنمنٹ جامع سکول گجرات)

۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ/قلات بتاریخ ۵۔۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء اپنا آٹھواں سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ رہائش اور طعام کا انتظام مجلس کے ذمہ ہوگا۔ نمائندگان موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ یہ خیال رکھیں کہ کوئٹہ میں ان دنوں میں کافی سردی ہوتی ہے۔ اس لئے گرم کپڑوں کا خاص خیال رکھیں۔

علاقائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ/قلات

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش

خدا کے متعلق اسلام اور دوسرے مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت مفید مضمون پیر حاصل روشنی ڈالنے والی ایک عبارت احباب کی توجہ کے لئے درج کرتے ہیں۔ حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مسلمان اس خدا کو جانتا ہے جس میں وہ تمام خوبیاں جو انسانی ذہن میں آسکتی ہیں موجود ہیں اور اس سے بالاتر اور ارفع ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسانی عقل اور فکر اور ذہن خدا تعالیٰ کی صفات کا احاطہ ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ ہاں تو مسلمان ایسے کامل الصفات خدا کو مانتا ہے کہ تمام قومیں مجلسوں میں اپنے خدا کا ذکر کرتے ہوئے شرمندہ ہوجاتی ہیں اور انہیں شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

مثلاً ہندوؤں کا خدا جو انہوں نے مانا ہے اور کہا ہے کہ ویدوں سے ایسے خدا ہی کا پتہ لگتا ہے کہ جب اس کی نسبت وہ یہ ذکر کریں گے کہ اس نے دنیا کا ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا چہ جائیکہ اس نے روحوں کو پیدا کیا ہے۔ تو کیا ایسے خدا کے ماننے والے کے لئے کوئی مفر رہ سکتا ہے۔ جب اسے کہا جائے کہ ایسا خدا اگر مرجائے تو کیا حرج ہے۔ کیونکہ جب یہ اشیاء اپنا وجود مستقل رکھتی ہیں اور قائم بالذات ہیں۔ پھر خدا کی زندگی کی ان کی زندگی اور بقا کے لئے کیا ضرورت ہے۔ جیسے ایک شخص اگر تیر چلائے اور وہ تیر ابھی جا ہی رہا ہو کہ اس شخص کا دم نکل جائے تو بتاؤ اس تیر کی حالت میں کیا فرق آئیگا ہاتھ سے نکلنے کے بعد وہ چلانے والے کے وجود کا محتاج نہیں ہے۔ اسی طرح پر ہندوؤں کے خدا کے لئے اگر یہ تجویز کیا جائے کہ وہ ایک وقت مرجائے تو کوئی ہندو اس کی موت کا نقصان نہیں بتا سکتا۔ مگر ہم خدا کے لئے ایسا تجویز نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ کے لفظ سے ہی پایا جاتا ہے کہ اس میں کوئی نقص اور بدی نہ ہو۔ ایسا ہی جبکہ آریہ مانتا ہے کہ اجسام اور روحیں انادی ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جب تمہارا یہ اعتقاد ہے۔ پھر خدا کی ہستی کا ثبوت ہی کیا دے سکتے ہو؟ اگر کہو کہ اس نے جوڑا جاڑا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ جب تم پرماتو اور پرکرتی کو قدیم سے مانتے ہو اور ان کے وجود کو قائم بالذات کہتے ہو تو پھر جوڑنا جاڑنا تو ادنیٰ فعل ہے۔ وہ خود بھی سکتے ہیں اور ایسا ہی جب وہ یہ تعلیم بتاتے ہیں کہ خدا نے وید میں صاف یہ حکم دیا ہے کہ اگر کسی عورت کے ہاں اپنے خاوند سے بچہ پیدا نہ ہوسکتا۔ تو وہ کسی دوسرے سے ہمبستر ہوکر اولاد پیدا کرے۔ تو بتاؤ ایسے خدا کی نسبت کیا کہا جائے گا؟ یا مثلاً یہ تعلیم پیش کی جائے۔ کہ خدا کسی اپنے پریمی اور بھگت کو ہمیشہ کے لئے مکتی یعنی نجات نہیں دے سکتا بلکہ جب پرلے کے وقت ضروری ہوتا ہے کہ مکتی یافتہ انسانوں کو پھر اسی تناسخ کے چکر میں ڈالے۔ یا مثلاً خدا کی نسبت یہ کہنا کہ وہ کسی کو اپنے فضل وکرم سے کچھ بھی عطا نہیں کرسکتا بلکہ ہر ایک شخص کو وہی ملتا ہے جو اس کے اعمال کے نتائج ہیں۔ پھر ایسے خدا کی کیا ضرورت باقی رہتی ہے۔ غرض ایسا خدا ماننے والے کو سخت شرمندہ ہونا پڑے گا۔

عیسائی بھی جب یہ پیش کریں گے کہ ہمارا خدا یسوع ہے اور پھر اس کی نسبت وہ یہ بیان کریں گے کہ یہودیوں کے ہاتھوں سے اس نے ماریں کھائیں۔ شیطان اسے آزماتا رہا۔ بھوک پیاس کا اثر اس پر ہوتا رہا۔ آخرکار ناکامی کی حالت میں اسے پھانسی چڑھایا گیا۔ تو کون دانشمند ہوگا جو ایسے خدا کے ماننے کے لئے تیار ہوگا۔ غرض اسی طرح پر تمام قومیں اپنے مانے ہوئے خدا کا ذکر کرتی ہوئی شرمندہ ہوجاتی ہیں۔ مگر مسلمان کبھی اپنے خدا کا ذکر کرتے ہوئے کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوتا کیونکہ جو خوبی اور عمدہ صفت ہے۔ وہ ان کے مانے ہوئے خدا میں موجود اور جو نقص اور بدی ہے اس سے وہ منزہ ہے جیسے کہ سورۃ الفاتحہ میں اللہ کو تمام صفاتِ حمیدہ کا موصوف قرار دیا ہے۔ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے مقابل میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے اس کے بعد ہے رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ ربوبیت کا کام ہے تربیت اور تکمیل جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے اس کو صاف کرتی ہے۔ ہر قسم کے گند اور آلائش سے دور رکھتی ہے اور دودھ پلاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ وہ اس کی مدد کرتی ہے۔ اب اس کے مقابل میں یہاں اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے۔ پھر اَلرَّحْمٰن۔ جو بغیر خواہش بدل درخواست اور بغیر اعمال کے اپنے فضل سے دیتا ہے۔ اگر ہمارے وجود کی ساخت ایسی نہ ہوتی تو ہم سجدہ نہ کرسکتے۔ اور رکوع نہ کرسکتے۔ اس لئے ربوبیت کے مقابلہ میں اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ فرمایا۔ جیسے باغ کا نشو ونما پانی کے بغیر نہیں ہوتا۔ اسی طرح پر اگر خدا کے فیض کا پانی نہ پہونچے۔ تو ہم نشو ونما نہیں پاسکتے۔ درخت پانی کو چوستا ہے اس کی جڑوں میں دہانے اور سوراخ ہوتے ہیں۔ علم طبعی میں یہ مسئلہ ہے کہ درخت کی شاخیں پانی کو جذب کرتی ہیں۔ ان میں قوتِ جاذبہ ہے۔ اسی طرح عبودیت میں ایک قوت جاذبہ ہوتی ہے جو خدا کے فیضان کو جذب کرتی ہے۔ اور چوتھی ہے پس اَلرَّحْمٰن کے بالمقابل اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہے یعنی اگر اس کی رحمانیت اس کے شامل حال نہ ہوتی۔ اگر یہ قوے اور طاقتیں اس نے عطا نہ کی ہوتیں تو ہم اس فیض سے کیونکر بہرہ ور ہوسکتے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۰ تا ۲۰۳)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم

آپ ہر زمانہ اور ہر دور کے لئے رحمۃ للعٰلمین ہیں

(مکرم اخوند فیاض احمد خان صاحب لاہور)

(آخری قسط)

رحمت آئندہ زمانوں اور نسلوں کے لئے

سورہ الجمعہ میں جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ کا ذکر ہے وہاں اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی بعثتِ ثانیہ کا بھی ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے:۔

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ
لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

کہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک دوسری قوم میں بھی بھیجے گا جو ابھی تک اپنی پہلی قوم سے نہیں ملی جس میں آپؐ پہلے تشریف لائے تھے۔

نیز سورۃ الانبیاء ع ۷ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے "رحمۃ للعٰلمین" ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اس سورۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کا "رحمۃ للعٰلمین" ہونا بطور پیشگوئی کے بھی بیان کیا گیا ہے اس پیشگوئی کا خصوصی تعلق آئندہ زمانہ میں فتنۂ یاجوج و ماجوج کے ظہور اور فلسطین کے حالات سے ہے۔ چنانچہ الانبیاء ع ۷ کے شروع میں یاجوج و ماجوج کے متعلق یہ پیشگوئی ہے:۔

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ
يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَ
هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَّنْسِلُوْنَ ۝ وَاقْتَرَبَ
الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا
هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا
قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ
هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

(ترجمہ) یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر پہاڑی اور سمندر کی ہر لہر پر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے اور (خدا کا) سچا وعدہ قریب آ جائے گا تو اس وقت کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ کہیں گے ہم پر افسوس! ہم تو اس دنیا کے متعلق سخت غفلت میں پڑے رہے بلکہ ہم لوگ تو ظالم تھے۔

پس اِن آیات میں اللہ تعالےٰ نے فتنۂ یاجوج و ماجوج کے دَور میں آنحضرتؐ کی خاص قوتِ قدسیہ کے ظہور کی پیشگوئی بھی

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

کے الفاظ میں فرما دی تھی۔

اس کے بعد فلسطین کا ذکر ان آیات میں ہے:۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ
مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ
الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ
الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِىْ
هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ
عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(ترجمہ) اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارضِ (مقدس) کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ اس (مضمون) میں ایک پیغام ہے اُس قوم کے لئے جو عبادت گذار ہے۔ اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

مختصر تفسیر:۔

"بے شک آخری ایّام میں ایک دفعہ یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے مگر مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کا نبیؐ رحمت ہو کر آیا ہے اُسکے ساتھ تعلق اُن کو گھاٹے میں نہیں ڈالے گا۔"
("تفسیر صغیر" حاشیہ)

سورۃ الانبیاء میں اِسی رکوع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالےٰ نے کہلوا دیا:۔

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ
وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ
الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا
تَصِفُوْنَ ۝

(ترجمہ) (اس وحی کے آنے پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اے میرے رب! تُو حق کے مطابق فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا رب تو رحمان ہے اور (اے کافرو!) جو تم باتیں کرتے ہو اُن کے خلاف اُسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔

مختصر تفسیر:۔

"اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی دعا کرا دی ہے کہ خدا تعالےٰ فلسطین ان کو دیدے اور ان کی صداقت کو ثابت کر دے۔ ہمیں یقینِ کامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کبھی ردّ نہیں ہوگی۔ اور دنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ نہ روس اسرائیل کو فائدہ دے گا اور نہ امریکہ۔"
("تفسیر صغیر" حاشیہ)

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ہونا ہمارے موجودہ زمانہ کے لئے ایک خاص نشان ہے کیونکہ اس میں صاف طور پر بعثتِ ثانیہ کی پیشگوئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پوری ہونی مقدر تھی۔

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے افاضۂ روحانی اور ہمیشہ کی زندگی کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نبی ہیں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔"
(کشتیٔ نوح)

فرمایا:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپؐ کو عطا ہوئی اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپؐ کی تعلیم زندہ تعلیم ہے۔ اس کے برکات اور ثمرات اِس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جیسے آج سے تیرہ سَو سال پیشتر موجود تھے.... ہم خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو۔"
(ملفوظات جلد ۳)

نیز فرمایا:۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ ہیں اور انہی فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۸، ۱۹، ۲۰ ر اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں ہوگا

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کھڑا کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور سلسلہ احمدیہ کا قیام درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ جاودانی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

ہونے کا زندہ ثبوت ہے اور یہ امر عین قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اور آنحضرتؐ کی صداقت وعظمت کو ظاہر کرنے کے لئے ایک خاص

"رحمت کا نشان"

بھی عطا کیا جو المصلح الموعودؓ کا نشان ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ ۔۔۔ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے"

حضورؑ مزید فرماتے ہیں :۔

"اس جگہ بفضلہٖ تعالےٰ واحسانہٖ وببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی"

(اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

خود اللہ تعالےٰ نے اس عظیم الشان "نشانِ رحمت" فرزند موعودؓ کے مقاصد کے بارہ میں فرمایا :۔

"اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

اس فرزندِ ارجمند المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی کہ وہ یاجوج اور ماجوج کے ان مزعومہ عالمی کے مقابل کہ وہی قومیں دنیا کی نجات دہندہ ہیں۔ یہ اعلان کرے کہ دنیا کے لئے اب حقیقی امن اور سلامتی کی راہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ اس نظام کی پابندی میں ہی کریں جو اس زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ اپنی تقریر "نظام نو" میں فرماتے ہیں :۔

"یہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ ۔۔۔ یہ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلّا چلّا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ انگلستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں ۔۔۔ اس وقت میرا آقا مقام ۔۔۔ کہے گا کہ نیا نظام "الوصیت" میں موجود ہے۔ اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے"

وہ "الوصیت" کا پیش کردہ "نظامِ نو" آپؓ کے ہی الفاظ میں یہ ہے :۔

"اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائیگا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا"

(تقریر "نظامِ نو")

انشاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا جب دنیا "الوصیت" کے پیش کردہ اور المصلح الموعودؓ کے بیان کردہ اسلامی "نظامِ نو" کے زیر سایہ حقیقی سکھ، چین اور امن کا سانس لے گی۔ اس وقت یاجوج وماجوج کی ستائی ہوئی اور دکھی دنیا سچے دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

ہونے پر ایمان لائے گی اور اس ایمان کی بدولت ایک نئی زندگی اور عمل کی ایک نئی روح کو پالے گی اور پھر انسان دل کی گہرائیوں سے اقرار کرے گا :۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ہفتہ زیرِ رپورٹ ۲۳ تا ۳۰ تبوک ۱۳۴۷ ہش چندہ مساجد کے سلسلہ میں ایک ہزار سات سو اکیس روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں اور ایک ہزار سات سو اکسٹھ روپے کی نقدی وصول ہوئی ہے جس میں سے چھ سو اڑسٹھ روپے لجنہ اماء اللہ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کے ہیں۔ جَزَاهُنَّ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاء گویا ۳۰ر تبوک تک کل وصولی چندہ مسجد کی چار لاکھ اڑسٹھ ہزار پانچ سو ننانوے ہو چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

مسجد کی تعمیر پہ پانچ لاکھ روپے خرچ آ چکے ہیں اس لحاظ سے ابھی اکتیس ہزار چار سو ایک روپے جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ رقم جس کی مقدار اب بالکل قلیل رہ گئی ہے جلسہ سالانہ تک ختم ہو جائے تاہم اشاعتِ اسلام اور خدمتِ دین کے لئے مزید قربانیاں کر سکیں۔ اگر تمام لجنات منظم طور پر اپنے شہروں۔ قصبات اور گاؤں کا جائزہ لے کر ان بہنوں کی فہرستیں تیار کریں جن کے ذمہ ابھی بقایا ہے یا وہ بہنیں جنہوں نے ابھی تک حصہ ہی نہیں لیا اور ان کو تحریک کر کے جلسہ سالانہ تک ان سے چندہ وصول کریں تو یہ رقم جو ہمارے ذمہ ہے پوری ہو سکتی ہے۔ جلسہ سالانہ میں تین ماہ باقی ہیں۔ دس ہزار ماہوار کا تمام لجنات کا مل کر جمع کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ تمام عہدہ داران اپنا فرض سمجھ کر کوشش کریں گی کہ جلسہ سالانہ دسمبر ۶۸ء تک ان کی لجنہ کی عورت کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔

ضروری اعلان برائے نمائندگان سالانہ اجتماع ۱۹۶۸ء

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انشاء اللہ ہمارا سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے اس سلسلہ میں یاد رکھیں کہ جو نمائندگان اس میں شمولیت کے لئے بھجوائی جائیں ان کے ناموں کا فیصلہ بذریعہ انتخاب کیا جائے اور ہر پچیس خواتین پر ایک بہن کو نمائندگی کا ٹکٹ ملے گا۔ کسی صدر کو یہ حق حاصل نہیں کہ جس کو وہ چاہے لے آئے بلکہ صدر کے علاوہ باقی نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب کیا جائے اور اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ جس نمائندہ کا وہ انتخاب کر رہی ہیں وہ باقاعدہ اجلاسوں میں حاضر ہونے والی اور چندہ ادا کرنے والی ہیں۔ اگر بطور زائرہ کے کوئی بہن آنا چاہے اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی لجنہ کی تحریر ساتھ لائے۔

مقابلوں میں شرکت کرنے والی بچیاں اس تعداد میں شامل نہیں جو نمائندگان کے لئے مقرر ہے سوائے اس کے کوئی نمائندہ بھی ہو اور مقابلہ میں حصہ بھی لے۔ ہر لجنہ نمائندگان۔ زائرات اور مقابلہ میں حصہ لینے والی بچیوں کے نام دس اکتوبر تک مرکزی دفتر کو بھجوا دیں۔

خاکسار مریم صدیقہ

شوریٰ انصار اللہ کے لئے نمائندگان کے اسماء جلد بھجوائے جائیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تذکرہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۹۱

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ

مکرم محمد احمد صاحب ابن حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ

میرے والد حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ بعارضہ بندش پیشاب حملاتی کے پہلے ہفتہ میں بیمار ہوئے قریباً دو ماہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد ۳۰ اگست بروز جمعہ صبح ۷ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اسی روز آپ کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص صحابہ میں آپ کی تدفین ہوئی بوقت وفات آپ کی عمر ۸۵ سال تھی

آپ کی پیدائش ۱۸۸۳ء میں ضلع گورداسپور میں ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میری والدہ مرحومہ سنایا کرتی تھیں کہ میں تمہارے والد کی دوسری بیوی تھی۔ پہلی بیوی کی اولاد لڑکیاں ہی لڑکیاں تھیں۔ میرے ہاں بھی پہلی ولادت لڑکی ہوئی تمہارے والد نے اپنے مرشد (جو پیر منڑاں چھتراں والے کے نام سے مشہور تھے اور دفتر کوٹ رندھاوا میں رہتے تھے ان کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کی ہے) کی خدمت میں اولاد نرینہ کے لئے درخواست دعا پیش کی تو انہوں نے بعد دعا بتلایا کہ تمہیں ایک ایسا لڑکا ملے گا جو بڑی عزت اور برکت پائے گا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور غلامی سے وہ عزت اور برکت مل گئی جس کی انہیں خبر دی گئی تھی

آپ ۲ سال کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا آپ کی والدہ مرحومہ نے آپ کو تعلیم دلائی اور آپ پندرہ برس کے تھے کہ والدہ بھی وفات پا گئیں

۱۹۰۴ء میں آپ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں آپ پروف ریڈر کے طور پر ملازم ہو گئے۔ وہاں محترم ڈاکٹر محمد طفیل صاحب نے آپ کو تبلیغ کی اور ریویو آف ریلیجنز کا ایک پرچہ پڑھنے کے لئے دیا۔ اس کا اثر آپ کی طبیعت پر ایسا پڑا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ لکھا کر ریویو میرے نام پر جاری فرمایا جائے۔ چنانچہ حضور نے گذشتہ سب پرچے ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۴ء تک آپ کو بھجوا دئے ان کو پڑھنے کے بعد آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

قبول احمدیت کے بعد ۱۹۰۶ء میں جب آپ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں انبالہ چھاؤنی میں مقیم تھے حضرت چوہدری رستم علی صاحب نے اپنے آپ کو سیکرٹری تبلیغ بنا دیا اور تبلیغ کرنے کی ہدایت فرمائی اس طرح آپ کو احمدیت کی تعلیم کے گہرے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ جب آپ حضرت چوہدری رستم علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تو انہیں حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی سوانح عمری جو فارسی میں تھی سنایا کرتے تھے فارسی زبان سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ اور ہزاروں اشعار زبانی یاد تھے۔ اپنے آخری ایام میں بھی محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کے سامنے قریباً روزانہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ درثمین فارسی بڑے ذوق و شوق سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۰۷ء میں آپ کی پہلی شادی ہوئی اور نہ صرف یہ کہ آپ کی تبلیغ سے ہماری والدہ نے بیعت کر لی بلکہ ان کی والدہ اور بھائیوں نے بھی اور اس طرح آپ کے خاندان میں احمدیت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ مگر ہماری پہلی والدہ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی ۱۹۱۹ء کا ذکر ہے کہ جب والد صاحب نے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے کشف میں دیکھا کہ اس بیوی سے کوئی اولاد نہ ہوگی البتہ دوسری بیوی سے ہوگی۔ اس کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب حیات قدسی میں بھی کیا ہے۔ ہماری پہلی والدہ مرحومہ کے رشتہ داروں نے چاہا کہ کسی عزیز کے بچے کو متبنیٰ بنا لیا جائے مگر آپ اس پر رضامند نہ ہوئے اور کہا کہ اس سے تو لاولد رہنا ہی بہتر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے آپ کا ابتدائی زمانہ سے ہی گہرا تعلق تھا ۱۹۲۰ء میں ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو تحریر فرمایا "آپ کی طرف سے ۱۰۰ روپیہ پہنچ گیا چونکہ اس وقت روپے کی خاص ضرورت تھی اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتے پر وہ روپیہ آیا تھا اس لئے خاص طور پر دعا کی گئی۔ آپ کے نکاح ثانی کے متعلق دعا کروں گا... اگر ممکن ہوا تو کوئی جگہ بھی بتلا سکوں گا"۔ اسی ضمن میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے جب وہ حج کے لئے تشریف لے گئے والد صاحب کو لکھا کہ میں نے جدہ کے قریب کشف میں دیکھا ہے کہ آپ کی گود میں لڑکا ہے اور ایک ہاتھ میں روپیہ کی تھیلی ہے نکاح ثانی کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے میرے نانا حضرت مولوی سراج الحق صاحب پٹیالوی کے ہاں رشتہ تجویز کیا اور والد صاحب سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو اس جگہ رشتہ پسند ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ میں تو حضور کی پسند دیکھوں گا پہ ہی یہ معاملہ دکھوں گا۔ کیونکہ میں نے یہ پہلی شادی اپنی خواہش سے کی تھی اور اس کا جو نتیجہ نکلا وہ ظاہر ہے۔ ۱۹۲۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے خود ہی درس قرآن کریم سے پہلے مسجد اقصیٰ میں نکاح کا اعلان فرمایا۔

احمدیت میں شامل ہونے کے بعد آپ کی طبیعت مذہب کی طرف بہت زیادہ مائل تھی اور آپ نماز میں اور دیگر عبادات بڑی باقاعدگی سے بجالاتے تھے ظہر کے وقت نماز باجماعت کے لئے دفتر سے جایا کرتے تھے ہندو اور سکھ کلرک اسے پسند نہ کرتے تھے ۱۹۱۰ء میں ایک سکھ ہیڈ کلرک نے افسر اعلیٰ کے پاس شکایت کی اس نے دریافت کیا کہ کیا تم نماز کے لئے جاتے ہو؟ آپ نے فرمایا یہ درست ہے وہ کہنے لگا جب تک میں اجازت نہ دوں تم نہیں جا سکتے اس پر آپ نے فرمایا کہ نماز تو میں ضرور پڑھوں گا اور اب بھی نماز کے لئے ہی جا رہا ہوں آپ عبادت سے مجھے روک نہیں سکتے۔ اس کے بعد آپ دفتر نہ گئے اور اس افسر نے آپ کو ملازمت سے برخاست کر دیا جس کے لئے آپ پہلے ہی تیار تھے۔ مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے سے بہتر ملازمت غیر معمولی حالات میں عطا فرمائی اور کانڈ ینگ افسر نے خود جا نماز خرید کر دیا اور کہا کہ میرے دفتر میں نماز پڑھا کرو۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی دعاؤں کی برکت تھی ایسے ہی واقعات آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور دعاؤں پر یقین بڑھانے کا موجب بنتے گئے۔ ۱۹۱۰ء کی گرمیوں میں آپ کو دفتر کی طرف سے لاہور سے ڈلہوزی جانے کا آرڈر ملا۔ آپ لکھتے ہیں کہ میرے ہمراہ میری بیوی۔ اس کے بھائی اکبر علی اور میرے بھائی امیر احمد سفر کر رہے تھے ایک تانگے میں ہم تھے اور تین تانگوں میں ہندو کلرکوں کے اہل و عیال تھے جب نیرا پر پہنچے تو شام ہو گئی وہاں کے ہندو کلرکوں نے اپنے ہندو بھائیوں کو دیتے خیموں میں جگہ دیدی اور میں کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔ ہر چند مکان یا ٹینٹ کی تلاش کی مگر کچھ نہ ملا۔ اکبر علی نے گھبرا کر کہا کہ رات سر پر آ گئی ہے اب کیا ہوگا۔ میں نے کہا۔

خدا داری چہ غم داری

خدا تعالیٰ ضرور کوئی سامان کر دے گا۔ اتنے میں ایک گھوڑا سوار آیا اور اس نے مجھے محبت سے سلام کیا اور پوچھا آپ یہاں کہاں؟ میرے قصہ سنا تو وہ کہنے لگا کہ میں ابھی آتا ہوں تھوڑی دیر میں وہ چند سپاہیوں کے ساتھ ایک ٹینٹ لائے اور خیمہ کھڑا کر کے بستر بچھا دیا اور پانی وغیرہ لا کر رکھوا کر چلا گیا اور رات کے قریباً گیارہ بجے دال روٹی اور زردہ لے کر آیا اور معذرت کرنے لگا کہ دیر ہو گئی تھی اس لئے گوشت نہیں مل سکا۔ پھر میرے پوچھنے پر کہا آپ مجھے نہیں جانتے؟ آپ نے ہی تو میری ملازمت کی درخواست لکھی تھی جس پر مجھے دفعداری مل گئی تھی۔ پھر وہ چند آدمی پیچھے چھوڑ گیا کہ رات کو پہرہ دیں اور صبح کو خیمہ سنبھال لیں۔

(باقی)

خادم کا تعلیمی کارڈ

جیسا کہ ہر خادم کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۸-۱۹ اور ۲۰ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقع پر دیگر مقابلہ جات کی طرح علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ

۱- وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں

۲- جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات سب سے زیادہ مکمل و صحیح ہوں گے اسے خصوصی انعام دیا جائے گا۔

نوٹ: تعلیمی کارڈ بحساب ۲ پیسے فی کارڈ دفتر مرکزیہ سے منگوا سکتے ہیں۔

منتظم علمی مقابلہ جات
سالانہ اجتماع

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

نائب زعماء وقف جدید انصار اللہ توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ "میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو بارہا اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر کبھی سرانجام نہیں دے سکتے جب تک وہ یہ پختہ عزم نہ کرلیں کہ

جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے ہم نے اسے جلد سے جلد
اور اچھے سے اچھے طریق پر سرانجام دینا ہے

یہ کہنا کہ اگر ہم چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں اس سے کوئی تغیر پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ تغیر یہ "اگر چاہیں" سے نہیں بلکہ چاہنے اور پھر عمل کرنے سے ہوا کرتا ہے۔"

آپ نے بھی اپنی مجلس انصار اللہ میں وقف جدید کے مالی نظام کو قبول کرنے کی ذمہ داری قبول کر رکھی ہے جسے اپنی جہد مسلسل سے کامیاب کرنا بھی آپ ہی کا کام ہے۔ اسلئے پیشتر اس کے کہ وقف جدید کا مالی سال ختم ہو آپ اپنی جماعت کے نہ صرف انصار بلکہ نوجوانوں اور بالخصوص بچوں کو بھی وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل کر کے اور ان سے چندہ کی سو فیصدی وصولی کر کے اپنی کارگذاری کو بھی بہتر سے بہتر رنگ میں سرانجام دینے کی کوشش کریں۔

آئندہ سے آپ کی ماہانہ رپورٹ تاکہ آپ کی مساعی نمایاں رنگ میں مرکز کے سامنے آسکے ان کوائف پر مشتمل آنی چاہیئے۔

(۱) گذشتہ ماہ تک کے کل وعدہ جات وقف جدید کی رقم
(۲) عرصہ زیر رپورٹ میں نئے حاصل کردہ وعدہ جات کی رقم
(۳) عرصہ زیر رپورٹ میں کل وصولی کی رقم
(۴) بقایاجات کی وصولی کے لئے جو کوشش ہو رہی ہے اسکی رپورٹ۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

دینیات کا نتیجہ

نصرت انڈسٹریل سکول کا دینیات کا سالانہ نتیجہ درج ذیل ہے

	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	محمودہ تاج بی۔ اے	۸۳/۱۰۰
۲	نسیم اختر	۷۰
۳	سمیعہ	۶۶
۴	بشیرہ فضل احمد	۵۵
۵	بشریٰ ناہید	۵۴
۶	صغریٰ بیگم	۵۲
۷	عاصمہ مرزا	۴۲
۸	نعیمہ	۳۳
۹	مبارکہ	۷۰

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

اگر آپ خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ اور اگر آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے ذمہ ماہنامہ تحریک جدید کا سالانہ چندہ واجب الادا ہے تو مہربانی فرما کر اجتماع پر چندہ ساتھ لیتے آئیں تاکہ آپ آسانی سے چندہ ادا کر کے دفتر سے رسید حاصل کر سکیں۔

ماہنامہ تحریک جدید کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے۔ اور اس کا دفتر دفاتر تحریک جدید بالمقابل دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی

حسب رپورٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۲۵/۹-R ضلع ساہیوال ان کی جماعت کے مندرجہ ذیل اصحاب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱	ماسٹر عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ	۳۲
۲	مکرم ملک محمد کریم ولد فتح محمد صاحب	۱۵
۳	مکرمہ محمد بی بی صاحبہ بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم	۱۰
۴	مکرم مولوی محمد شریف صاحب سکرٹری مال	۱۰
۵	" محمد طفیل صاحب ولد محمد شریف صاحب	۱۰
۶	" ملک محمد لطیف صاحب ولد امتیاز علی صاحب	۱۰
۷	" ملک عبدالعزیز صاحب کنسٹیبل	۱۵
۸	" چوہدری عزیز دین مرحوم	۱۰
۹	" محمد اقبال صاحب نمبردار	۱۵
۱۰	" ملک علی احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب	۱۰
۱۱	" محمد منشاد صاحب دکاندار	۳
۱۲	" چوہدری غلام حسین صاحب	۵
۱۳	" مولوی عبدالرحمان خان صاحب	۵
۱۴	مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب	۵
۱۵	" امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ	۵
۱۶	" سردار بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز دین صاحب مرحوم	۱۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

آئندہ سال حج کے انتظامات کی منظوری

راولپنڈی ۔ ۲ اکتوبر ۔ مرکزی کابینہ کے اجلاس میں جو کل صدر ایوب کی صدارت میں ہوا ۱۹۶۹ء کے لئے حج کے انتظامات کی منظوری دی گئی ہے۔ اس سال بھی گزشتہ سال کی طرح ساڑھے پندرہ ہزار افراد کو حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ زرمبادلہ کا کوٹہ بھی وہی رہے گا۔ جو افراد گزشتہ پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک حج پر جانے کے لئے درخواستیں دیتے رہے ہیں لیکن قرعہ اندازی میں ان کا نام نہیں نکلا۔ ان کے لئے الگ قرعہ اندازی کی جائے گی نئی پالیسی کے تحت حج بدل کے انتظامات نہیں ہوں گے۔

مرکزی کابینہ نے مغربی پاکستان میں سال ۶۹-۱۹۶۸ء کے لئے چاول کی خریداری کی پالیسی کی منظوری دے دی ہے اس کے تحت عمدہ طریقے سے صاف کئے ہوئے اری چاول کی خریداری کی پالیسی کی منظوری دے دی ہے اس کے تحت عمدہ طریقے سے صاف کئے ہوئے اری چاول کی زیادہ قیمت ادا کی جائے گی اس سے قبل گورنروں کی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق اری چاول کی خریداری کی قیمت ۱۹ روپے من مقرر کی گئی تھی

نئے فیصلہ کے مطابق اضافہ شدہ نرخ صوبے کے جنوبی حصے میں لاگو ہوگا جب کہ وسطی علاقوں میں لازمی خریداری سکیم نافذ کی گئی ہے۔ اس وقت باسمتی چاول جو وسطی علاقہ میں پیدا ہوتا ہے لازمی خریداری کی سکیم کے تحت آتا ہے اس علاقہ میں چاول چھڑنے کی مشینوں کے مالکوں کو اجارہ داری کی سکیم کے تحت سپلائی شدہ چاول پر فی صد بنیاد پر معقول کوٹہ دیا جائے گا۔

لنکا میں جشن نزول قرآن کی تقریب

راولپنڈی ۳ اکتوبر ۔ مرکزی وزیر قانون سید محمد ظفر نے کہا ہے کہ دنیا دو حصوں دولت مندوں اور محروموں میں بٹی ہوئی ہے دنیا کو جو مسائل درپیش ہیں۔ اسلام کا سماجی نظام ان سب کا بہترین حل ہے۔ اس سماجی نظام کا مقصد محض ایک صحت مند معاشرہ قائم کرنا ہی نہیں بلکہ معاشرہ میں رہنے والے افراد میں اچھی خاصیتیں اور عادات پیدا کرنا بھی ہے۔

سید محمد ظفر نے یہ بات لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں ہونے والی جشن نزول قرآن کی چودہ سو سالہ تقریب کے منتظمین کے نام ایک پیغام میں کہی انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اس جشن میں اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائیگی۔ اسلامی ممالک اس میں خصوصاً حصہ لیں گے اور اس کے سبب دنیا اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے گی کہ اسلام کے سماجی نظام کو نافذ کیا جائے۔

دریں اثناء سید محمد ظفر آج کراچی سے لنکا روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ چار روزہ قیام کے دوران جشن نزول کے سلسلہ میں منعقدہ مختلف تقریبات اور جلسوں میں شرکت کریں گے۔ یہ جشن آج سے شروع ہو رہا ہے جس میں دنیا کے ممتاز مسلمان زعماء شرکت کر رہے ہیں۔

شہزادہ حسن کی تقریر

عمان ۳ اکتوبر ۔ اردن کے بجنئے اور ولی عہد شہزادہ حسن نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک اسرائیل کے قبضہ سے اردن کی ایک ایک انچ زمین آزاد نہیں کرالی جاتی۔ انہوں نے یہ بات اردنی پارلیمنٹ افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ شہزادہ حسن آج کل شاہ حسین کی جگہ قائمقام حکمران ہیں۔

نمائندگان "الفضل" سے تعاون کرنے والے احباب

ان دنوں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مکرم خواجہ محمد رشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں ان کی ایک حالیہ رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ مخلصین جماعت نہ صرف اپنے نام روزنامہ "الفضل" یا خطبہ نمبر ہی جاری کرا رہے ہیں۔ بلکہ بعض پبلک لائبریریوں یا دیگر مستحق اصحاب کے نام اپنی طرف سے اعانت کرکے "الفضل" جاری کرا رہے ہیں۔ نمائندہ الفضل سے یوں تو بہت سے دوستوں نے تعاون فرمایا ہے۔ لیکن ذیل کے احباب نے خاص طور پر دلچسپی لے کر اپنے عملی تعاون کا ثبوت بہم پہنچایا ہے ہم بطور شکریہ ایسے دوستوں کے اسماء [illegible] درج کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضلوں سے ان مخلص احباب کو نوازے۔ اللّٰھم آمین۔

۱۔ مکرم مرزا سعید بیگ صاحب پتوکی ضلع لاہور (۲) مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب پتوکی ضلع لاہور (۳) مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب باجوہ چک ۵۵/۲۔ ایل ضلع ساہیوال (۴) مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب باجوہ چک ۵۵/۲۔ ایل ضلع ساہیوال (۵) مکرم چوہدری حاکم علی صاحب جماعت احمدیہ اوکاڑہ (۶) مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ (۷) مکرم شیخ طارق محمود صاحب قیصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال (۸) مکرم حافظ سید سلیم احمد صاحب گیلانی اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ امتہ الباسط سلمہا اللہ تعالیٰ اور عزیزم حبیب الرحمٰن درد سلمہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ نے اپنے کرم سے ۲۹ ستمبر بروز اتوار صبح پانچ بجے دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ صحابہ کرام و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین اور دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور احمدیت کا بہادر جوان بنائے۔ نومولود حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد کا پوتا اور حضرت خلیفہ عبد الرحیم آف کشمیر کا پڑنواسہ اور حضرت خلیفہ نور الدین کا پڑپڑنواسہ ہے۔

(انجینئر خلیفہ عبد المنان ۲/۱۳۔ الف۔ بی بلاک ۔ سمن آباد ۔ لاہور)

درخواست دعا

میرا لڑکا بعمر ۲ ماہ بعارضہ اسہال بیمار ہے اور ان دنوں طبیعت زیادہ علیل ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مستری محمد لطیف کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ ضلع جھنگ۔)

دوائی فضل الٰہی

نرینہ اولاد کے لئے

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس
۱۶ سولہ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ضرورت

ایک بی ایس سی۔ بی ایڈ ٹیچرس جو ہائی کلاسز کے سائنس گروپ کی طالبات کو الجبرا۔ جیومیٹری اور سائنس ترمیم شدہ کورس کے مطابق پڑھانے کی قابلیت رکھتی ہو کی ضرورت ہے امیدوار کو درخواست کے ہمراہ نقول اسناد بھجوانی چاہئیں۔

سکیل تنخواہ ۱۸۰-۱۰-۲۲۰
۲۲۰-۱۵-۳۱۰ ہوگا۔

(ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز ہائی سکول شہر سیالکوٹ)

ضرورت چکی فٹر

۱۔ غلہ منڈی ربوہ میں چکی فٹر کی فوری ضرورت ہے۔
۲۔ ٹھیکہ پر دینی بھی منظور ہے خواہشمند فوری پتہ کریں

نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

ترسیل زر و انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

صرف دس روپے کے "پائلز کیور" کے چار کیپسولوں سے

بواسیر ختم

تجربہ کے لئے نمونہ کی ایک خوراک مفت

کیور ٹیو میڈیکیو ۲۵ کمرشل بلڈنگ ۔ مال ۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ۔ ربوہ

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

جو لوگ خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آتے ہیں کبھی بھوکے نہیں مرتے

پس نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ العنکبوت کی آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک اور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے وہ مالی مشکلات ہیں۔ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کا دین اُسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو۔ وہ دُنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کردوں میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ میری بیوی بچے کیا کھائیں گے۔ ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ خیال اس کے دل میں غالب آجاتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تم اشرف المخلوق ہو کر زمین و آسمان کے خدا پر کتنی بدظنی کر رہے ہو۔ تم زمین کے چرندوں اور جنگل کے درندوں اور ہوا کے پرندوں کو دیکھو۔ کیا تم ان کے لئے رزق مہیا کرتے ہو یا خدا ان کو رزق بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر تم کائنات عالم کے ارب ہا ارب کیڑے مکوڑوں اور جانوروں کے سامان معیشت پر ہی غور کرو تو تمہاری عقل دنگ رہ جاتے اور تم پر علم و معرفت کا ایک نیا باب کھل جائے۔ دنیا علمی لحاظ سے بڑی بھاری ترقی کر چکی ہے مگر ابھی تک وہ یہ نہیں معلوم کر سکی کہ ان ان گنت جانوروں کے لئے کس طرح غذا مہیا ہوتا ہے ایک موٹی تقسیم تو یہی ہے کہ کھیتی میں دانے پیدا ہوتے ہیں تو ساتھ ہی اللہ تعالےٰ جانوروں کے لئے بھوسہ بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح گھاس پھوس، جھاڑیاں اور درختوں کے پتے وغیرہ کی غذا ہیں۔ تو نجاست بھیڑیوں کے کام آتی ہے۔ مگر کروڑوں کروڑ جانور جو سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں یا غاروں میں بستے ہیں یا درختوں کی چوٹیوں پر بسیرا کرتے ہیں یا ہواؤں میں اڑتے ہیں یا خون کے ایک ایک قطرہ میں خوردبین سے دکھائی دیتے ہیں۔ ان سب کو کون رزق دے رہا ہے کونسی سوسائٹی یا انجمن یا حکومت ہے جو ان کا بجٹ تیار کرتی اور انہیں تنخواہیں تقسیم کرتی ہے۔ یہ خدا ہی ہے جو اتنا بڑا کارخانہ چلا رہا ہے اور ان ارب ہا ارب جانوروں کو رزق مہیا کر رہا ہے۔ پھر انسان کیسا نادان ہے کہ جب اسے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو تو وہ کہتا ہے میں آؤں تو سہی مگر میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں آگیا تو کھاؤں گا کہاں سے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب میں کائنات عالم کی اتنی بڑی مخلوق کو رزق پہنچا رہا ہوں تو اگر تم میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئے تو کیا میں تمہیں بھوکا مرنے دوں گا؟ فرمایا اس بدظنی کو اپنے دل سے نکال دو تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے۔ اگر تم سچے دل سے خدا تعالےٰ کو پکارو گے تو اس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا۔ پس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو۔ بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔"

(تفسیر کبیر سورہ عنکبوت صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

پاکستان اور چین کی دوستی میں رخنہ ڈالنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ (فدا حسن)

ہانگ کانگ ۴ اکتوبر ۔ صدر پاکستان کے مشیر سید فدا حسن نے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان دوستانہ تعلقات میں رخنہ ڈالنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی بلکہ دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات روز بروز مستحکم ہوتے چلے جائیں گے اور ان کی بدولت الفاظ، پرامن ترقی اور پرامن بقائے باہمی کے نظریات کو تقویت ملے گی۔

سید فدا حسن نے کل رات پیکنگ میں چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کی طرف سے پاکستانی وفد کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

چینی وزیر اعظم چو این لائی کے استقبالیہ میں وزیر خارجہ چن ژی اور چین کے دوسرے اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں پاکستانی وفد کے قائد سید فدا حسن اور وزیر اعظم چو این لائی کے درمیان بات چیت بھی ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے دوستانہ ماحول میں باہمی مفاد کے امور پر تبادلہ خیال کرتے رہے۔ سید فدا حسن نے میزبان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ چین کے رہنماؤں نے پاکستانی وفد کے قیام کے دوران جس دلی گرمجوشی اور مہمان نوازی کا مظاہرہ کیا وہ اسے ہرگز فراموش نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا پیکنگ میں چین کے عظیم رہنما ماؤزے تنگ کے ساتھ ملاقات انہیں ہمیشہ یاد رہے گی اور وہ ان کی قیمتی ہدایات کو کبھی نہیں بھولیں گے۔

اس موقعہ پر چین کے وزیر خارجہ چن ژی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی وفد کے دورۂ چین سے دوستی اور زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان کی جانب سے اس الزام کی واضح تردید کرنے پر دلی شکریہ ادا کیا کہ چین میں مسلمانوں پر مصائب توڑے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چین کے خلاف اس قسم کی باتیں بعض مفاد پرست کرتے ہیں۔

کوالالمپور ۴ اکتوبر ۔ صدر محمد ایوب خان ساٹھ ایک ہفتہ قیام کے لئے سیدھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔

جامعہ نصرت ربوہ میں دس سالہ ترقیاتی تقاریب کا پروگرام

جامعہ نصرت ربوہ میں دس سالہ ترقیاتی تقریبات کا سلسلہ ۵ ر اکتوبر سے شروع ہو کر ۱۴ ر اکتوبر تک جاری رہے گا۔ اس پروگرام میں کھیلیں۔ میچ۔ ورزشی پروگرام۔ تقاریر۔ قومی ترقی کا جائزہ۔ یوم اطفال۔ تقریری مقابلہ جات پاکستانی افواج کے زریں کارناموں کا تذکرہ اور پنجابی مشاعرہ شامل ہے۔ ربوہ کی تمام مستورات کو ان پروگراموں میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے اکثر پروگرام صبح ساڑھے سات بجے شروع ہوا کریں گے۔

تفصیلی پروگرام درج ذیل ہے۔

۱۔ کھیلیں بنالک	۵ ر اکتوبر	۷½ بجے صبح
۲۔ والی بال اور فٹ بال کے میچ	۶ ر اکتوبر	۷½ "
۳۔ مقابلہ حسن قرأت	۶ ر اکتوبر	۵ بجے شام
۴۔ تعلیمی ترقی کا جائزہ تقاریر	۷ ر اکتوبر	۸ بجے صبح
۵۔ ورزشی پروگرام	۸ ر اکتوبر	۹½ بجے صبح
۶۔ قومی ترقیاتی جائزہ اقتصادی، سیاسی، زرعی اور صنعتی ترقی پر تقاریر، جغرافیائی نمائش	۹ ر اکتوبر	۴½ بجے شام
۷۔ یوم اطفال	۱۰ ر اکتوبر	۸ بجے صبح (کھیلیں گراؤنڈ میں)
	۱۰ ر اکتوبر	۴½ بجے شام (اسمبلی ہال میں)
۸۔ یونین کا افتتاح اور تقریری مقابلہ جات	۱۲ ر اکتوبر	۸ بجے صبح
۹۔ پاکستانی افواج کے زریں کارنامے	۱۳ ر اکتوبر	۴½ بجے شام
۱۰۔ پنجابی مشاعرہ	۱۴ ر اکتوبر	۹½ بجے صبح
۱۱۔ تقسیم انعامات	۱۴ ر اکتوبر	۱۱ بجے قبل دوپہر

(پرنسپل جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴